(1962_1_776_779)

5اپریل1961

ازعدالت الاعظمیٰ

فدا حسین

بنام

ریاست اتر پردیش

(بی پی سنہا، چیف جسٹس، ایس کے داس، اے کے سرکار، کے سی داس گپتا اور این راجا گوپالا آئینگر، جسٹسز)

غیر ملکی۔ 1953 میں ہندوستان میں داخل ہونے والا پاکستانی۔ چاہے وہ غیر ملکی ہو۔ غیرملی ایکٹ، 1946 (31 آف 1946)، دفعہ 2(اے)۔

اپیل کنندہ تقسیم سے پہلے ہندوستان میں پیدا ہوا تھا۔ وہ پاکستان چلے گئے اور 1953 میں پاکستانی پاسپورٹ اور ہندوستانی ویزا پر ہندوستان واپس آئے۔ وہ اس مدت کی میعاد ختم ہونے سے پہلے پاکستان واپس نہیں آیا جس کے لیے اسے ویزا کے تحت ہندوستان میں رہنے کی اجازت دی گئی تھی۔ انہیں غیر ملکی آرڈر، 1948 کے پیراگراف 7 کی خلاف ورزی کے لیے سزا سنائی گئی تھی، جس میں ہندوستان میں داخل ہونے والے ہر "غیر ملکی" کو اس مدت کی میعاد ختم ہونے سے پہلے ہندوستان سے روانہ ہونا ضروری تھا جس کے دوران وہ ہندوستان میں رہنے کا مجاز تھا۔

مانا گیا کہ، اپیل کنندہ ہندوستان میں داخل ہونے کی تاریخ پر غیر ملکی نہیں تھا اور اس کی سزا غلط تھی۔ متعلقہ تاریخ کو اپیل کنندہ برٹش نیشنلٹی اینڈ اسٹیٹس آف ایلینز ایکٹ، 1914 کی دفعہ 1(1) (اے) کے تحت فطری طور پر پیدا ہونے والا برطانوی موضوع تھا، اور اس کے نتیجے میں وہ غیر ملکی نہیں تھا جیسا کہ غیر ملکی ایکٹ، 1946 کی دفعہ 2(اے) میں بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ اس وقت تھا۔

فوجداری اپیل کا دائرہ اختیار : 1959 کی فوجداری اپیل نمبر 129۔

1959 کے فوجداری ترمیم نمبر 697 میں الہ آباد ہائی کورٹ کے 9 مارچ 1960 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کے لیے نونیت لال۔

جواب دہندہ کی طرف سے جی سی ماتھر اور سی پی لال۔

5 اپریل 1961 عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس سرکار۔ اپیل کنندہ جو پہلے ہندوستان چھوڑ چکا تھا، 16 مئی 1953 کو حکومت پاکستان کی طرف سے دیے گئے پاسپورٹ پر واپس آیا۔ اس کے پاس ہندوستانی حکام کی طرف سے اس کے پاسپورٹ پر تصدیق شدہ ویزا تھا جس نے اسے تین ماہ تک ہندوستان میں رہنے کی اجازت دی تھی اور بعد میں اس اجازت کو 15 نومبر 1953 تک بڑھا دیا گیا۔ تاہم وہ اس تاریخ کے اندر پاکستان واپس نہیں آئے جس پر انہیں 14 مارچ 1959 کو سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے غیر ملکی ایکٹ 1946 کی دفعہ 14 کے تحت مجرم قرار دیا اور ایک سال کی سخت قید کی سزا سنائی گئی۔ سیشن جج کے پاس اس کی اپیل مسترد کر دی گئی اور الہ آباد کی ہائی کورٹ نے نظر ثانی میں منتقل ہونے پر سیشن جج کے حکم میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ اپیل ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف ہے۔

اپیل کنندہ کو غیر ملکی ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت جاری کردہ غیر ملکی آرڈر 1948 کے پیراگراف 7 کی خلاف ورزی کے لیے مجرم قرار دیا گیا تھا، اس پیراگراف کے مطابق ہندوستانی پاسپورٹ ایکٹ 1920 کے مطابق جاری کردہ ویزا کے اختیار پر ہندوستان میں داخل ہونے والا ہر غیر ملکی مناسب اتھارٹی سے ایک اجازت نامہ حاصل کرے گا جس میں اس مدت کی نشاندہی کی جائے گی جس کے دوران وہ ہندوستان میں رہنے کا مجاز ہے اور جب تک کہ اس مدت میں توسیع نہ کی جائے، اس کی میعاد ختم ہونے سے پہلے ہندوستان سے روانہ ہو جائے گا۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے، اپیل کنندہ کے پاسپورٹ پر موجود ویزا سے

ظاہر ہوتا ہے کہ اسے 15 نومبر 1953 تک ہندوستان میں رہنے کی اجازت تھی لیکن وہ اس تاریخ کے بعد رہا۔ اس لیے استغاثہ۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا ہے کہ اسے غیر ملکی آرڈر کے پیرا گراف 7 کی خلاف ورزی کا مجرم نہیں ٹھہرایا جاسکتا کیونکہ اس پیرا گراف کا اطلاق ہندوستانی پاسپورٹ ایکٹ کے مطابق جاری کردہ ویزا کے اختیار پر ہندوستان میں داخل ہونے والے" غیر ملکی" پر ہوتا ہے اور اس مدت سے زیادہ قیام کرتا ہے جس کے لیے اسے ہندوستان میں رہنے کی اجازت ہے۔ یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اس پیرا گراف میں زیر غور غیر ملکی ایک ایسا شخص ہے جو ہندوستان میں داخلے کی تاریخ کو غیر ملکی تھا۔ اپیل کنندہ کا کہنا ہے کہ اس تاریخ کو وہ غیر ملکی نہیں تھا اور اس لیے پیرا گراف کی دفعات اس پر لاگو نہیں ہوتیں۔ اپیل کنندہ کی یہ دلیل واضح طور پر درست ہے۔ پیرا گراف میں ایک غیر ملکی کے ہندوستان میں داخل ہونے پر غور کیا گیا ہے، اور اس لیے، ایک ایسا شخص جو داخلے کی تاریخ پر غیر ملکی تھا۔

اب، پیرا گراف 7 میں لفظ" غیر ملکی" کا وہی معنی ہے جو اس لفظ کا غیر ملکی ایکٹ میں ہے۔ لفظ " غیر ملکی" کی تعریف اس ایکٹ کے دفعہ 2 (اے) میں کی گئی ہے۔ یہ تعریف وقتا فوقتا تبدیل ہوتی رہی ہے، لیکن ہمیں اس تعریف سے تشویش ہے جو 1953 میں تھی جب اپیل کنندہ ہندوستان میں داخل ہوا تھا، جو ان شرائط میں تھی :

" غیر ملکی" کا مطلب ہے وہ شخص جو:۔

(1) فطری طور پر پیدا ہونے والا برطانوی موضوع نہیں ہے جیسا کہ برٹش نیشنلٹی اینڈ اسٹیٹس آف ایلینز ایکٹ، 1914 کے دفعہ 1 کے ذیلی حصوں (1) اور (2) میں بیان کیا گیا ہے، یا

(2) برطانوی ہندوستان میں فی الحال نافذ کسی قانون کے تحت برطانوی موضوع کے طور پر نیچرلائزیشن کا سرٹیفکیٹ نہیں دیا گیا ہے، یا

(3) ہندوستان کا شہری نہیں ہے۔

اپیل کنندہ کی دلیل یہ ہے کہ وہ پیش رو نہیں تھا کیونکہ وہ تعریف کی شق (1) کے اندر آیا تھا کیونکہ وہ برٹش نیشنلٹی اینڈ اسٹیٹس آف ایلینز ایکٹ، 1914 کی دفعہ 1 (1)، (اے) کے تحت فطری طور پر پیدا ہونے والا برطانوی موضوع تھا۔ اب یہ شق ان شرائط میں ہے :

حصہ 1۔ (1) مندرجہ ذیل افراد کو فطری طور پر پیدا ہونے والے برطانوی رعایا سمجھا جائے گا، یعنی —

(ا) کوئی بھی شخص جو عظمت کے تسلط اور وفاداری کے اندر پیدا ہوا ہو۔

یہ کہ اپیل کنندہ الہ آباد میں ایک ایسے وقت میں پیدا ہوا تھا جب یہ اس کے برطانوی عظمت کے تسلط میں تھا، تنازعہ میں نہیں ہے۔ ایسا ہونے کی وجہ سے، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ماننا ضروری ہے کہ ہندوستان میں اپنے داخلے کی تاریخ پر اپیل کنندہ فطری طور پر برطانوی تھا اور اس لیے وہ غیر ملکی نہیں تھا۔ وہ غیر ملکی آرڈر کے پیراگراف 7 کی خلاف ورزی کا اعتراف نہیں کر سکتا تھا۔

نتیجے میں ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور اپیل کنندہ کی سزا اور اس پر دی گئی سزا کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔

اس کیس کو چھوڑنے سے پہلے ہم کچھ اور مشاہدات کرنا درست سمجھتے ہیں۔ غیر ملکی ایکٹ میں غیر ملکی کی تعریف میں 19 جنوری 1957 سے 1957 کے ایکٹ 11 کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی۔ اس تاریخ کے بعد سے تعریف اس طرح ہے: "غیر ملکی کا مطلب ہے وہ شخص جو ہندوستان کا شہری نہیں ہے۔ غیر ملکی ایکٹ کی دفعہ 3(2)، (سی) کے تحت، مرکزی حکومت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے حکم کے ذریعے یہ فراہم کرے کہ کوئی غیر ملکی ہندوستان میں نہیں رہے گا۔ ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہم نے اپیل کنندہ کی حیثیت پر "غیر ملکی" کی ترمیم شدہ تعریف کے اثر کے بارے میں کچھ نہیں کہا ہے۔ اپیل کنندہ کی حیثیت پر ترمیم شدہ تعریف کے اثر کے بارے میں کوئی سوال اس معاملے میں ہمارے فیصلے پر نہیں پڑا کیونکہ ہمیں صرف 1953 میں اس کی حیثیت سے تشویش تھی۔ ہم اس بات کی بھی نشاندہی کریں گے کہ دفعہ 3(2) (سی) کے تحت اپیل کنندہ کے حوالے سے کوئی حکم نہیں دیا گیا ہے اور ہمیں کسی بھی سوال کا فیصلہ کرنے کے طور پر نہیں سمجھا جانا چاہیے کہ آیا اپیل کنندہ کے خلاف ایسا حکم دیا جا سکتا تھا یا نہیں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.05.09 16:03
I am the author of this document